52875 ـ کیا وتر کی نماز رات کی نماز سے مختلف ہے ؟

سوال

کیا نماز وتر اور رات کی نماز میں کوئی فرق ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز وتر رات کی نماز میں ہی شامل ہوتی ہے، لیکن اس کے باوجود ان دونوں میں فرق ہے:

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" نماز وتر رات کی نماز میں سے ہے، اور یہ سنت اور رات کی نماز کا اختتام ہے، رات کے آخر یا درمیان یا عشاء کی نماز کے بعد رات کے شروع میں ایک رکعت وتر کی ادائیگی سے رات کی نماز کا اختتام کیا جاتا ہے، رات کو اس کے لیے جتنی نماز میسر ہو ادا کرے اور ایک پھر ایک رکعت ادا کر کے اس کا اختتام کرے" انتہی

دیکھیں: فتاوی ابن باز (11/ 309).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" قولی اور فعلی سنت نے رات کی نماز اور وتر میں فرق کیا ہے، اور اسی طرح اہل علم نے بھی اس کی کیفیت اور حکم میں فرق کیا ہے:

ان دونوں نمازوں میں قولی سنت کی تفریق:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کی کیفیت کے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" دو دو ہے، اور جب آپ کو صبح کا خدشہ ہو تو ایک وتر ادا کر لو"

صحیح بخاری دیکھیں فتح الباری (3 / 20).

ان دونوں نمازوں كے مابين فعلى سنت كى تفريق:

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كى حديث ميں ہے وہ بيان كرتى ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نماز ادا كرتے اور ميں ان بستر پر ليٹى ہوتى تھى اور جب وہ وتر ادا كرنا چاہتے تو مجھے بيدار كر كے وتر ادا كرتے"

صحيح بخارى ديكھيں: فتح البارى (2 / 487).

اور مسلم رحمہ اللہ تعالى نے ان الفاظ كے ساتھ روايت كي ہے:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم رات كى نماز ادا كرتے اور ميں ان كے سامنے ليٹى ہوتى تھى، اور جب وتر باقى رہ جاتا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم مجھے بيدار كر كے وتر ادا كرتے"

صحيح مسلم (1 / 51).

اور عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے ہى مسلم رحمہ اللہ نے روايت كى ہے كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم رات كو تيرہ ركعت ادا كرتے جن ميں پانچ وتر ہوتے ان وتروں ميں صرف آخرى ركعت ميں بيٹھتے تھے"

صحيح مسلم (1 / 508).

اور عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا ہى سے مروى ہے جب سعد بن ہشام بن عامر نے ان سے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے وتر كے متعلق دريافت كيا تو وہ كہنے لگيں:

" اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نو ركعت ادا كرتے ان ميں سے صرف آٹھويں ركعت ميں بيٹھتے اور اللہ كا ذكر اور اس كى حمد بيان كرتےاور اللہ سے دعا كر كے بغير سلام پھيرے اٹھ جاتے اور پھر نويں ركعت كر كے بيٹھتے اور اللہ كا ذكر اور اس كى حمد بيان كرتے اور اللہ تعالى سے دعا كر كے سلام پھيرتے اور يہ سلام ہميں سناتے تھے"

صحيح مسلم (1 / 513).

اور رات كى نماز اور وتر ميں علماء كرام نے جو فرق كيا ہے وہ يہ ہے:

علماء كرام وتر كے وجوب ميں اختلاف كرتے ہيں:

ابو حنيفہ رحمہ اللہ تعالى اسے واجب قرار ديتے ہيں، اور امام احمد سے بھى يہ ايك روايت ہے جو " الانصاف " اور " الفروع" ميں مذكور ہے، امام احمد كہتے ہيں: جس نے جان بوجھ كر وتر ترك كيا وہ برا آدمى ہے، اور اس كى گواہى قبول نہيں كرنى چاہيے.

اور مشہور مذہب يہ ہے كہ وتر سنت ہے، اور امام مالك اور امام شافعى رحمہم اللہ كا مذہب يہى ہے.

ليكن رات كى نماز ميں كوئى اختلاف نہيں، فتح البارى ميں ہے:

" بعض تابعين كے كسى سے بھى اس كے وجوب ميں كوئى قول منقول نہيں ابن عبد البر رحمہ اللہ كہتے ہيں: بعض تابعين نے بطور شاذ قيام الليل كو واجب قرار ديا ہے، چاہے بكرى كا دودھ نكالنے كى مدت جتنا ہى قيام كيا جائے اور علماء كى جماعت كا مسلك ہے كہ يہ مندوب ہے" انتہى

ديكھيں: فتح البارى (3 / 27).

اور علماء كرام نے رات كى نماز اور وتر كى كيفيت ميں بھى فرق كيا ہے:

ہمارے حنبلى فقھاء نے ان دونوں كے مابين صراحتا فرق بيان كرتے ہوئے كہا ہے:

رات كى نماز دو دو ہے، اور وتر ميں ان كا كہنا ہے كہ: اگر وہ پانچ، يا سات وتر ادا كرے تو صرف اس كى آخرى ركعت ميں بيٹھے گا، اور اگر وہ نو وتر اكٹھے ادا كرے تو وہ آٹھويں ركعت ميں تشھد بيٹھے اور پھر سلام سے قبل اٹھ كر نويں ركعت ادا كر كے تشھد ميں بيٹھ كر سلام پھيرے گا، اور صاحب " المستقنع" نے بھى يہى كہا ہے" انتہى

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن عثيمين (13 / 262 - 264).

تو اس سے يہ علم ہوا كہ نماز وتر رات كى نماز ميں سے ہے، ليكن اس ميں اور رات كى نماز ميں كچھ فرق ہيں: جن ميں وتروں كى كيفيت ميں بھى فرق ہے.

واللہ اعلم .